از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:20اپریل،1960

راجکماری کوشلیا دیوی

بنام۔

باوا پریتا سنگھ و دیگر۔

(پی۔بی۔ گجیندر گڈکر، کے۔این۔وانچو اور کے۔سی۔داس گپتا، جسٹس صاحبان)

رہن آیا "مالی واجبات" ہو-بے گھر افراد (قرضوں کی ایڈ جسٹمنٹ) ایکٹ (LXX، سال 1951)، دفعات 2(6)، ذیلی شق (a)(b)(c)13، 15، 16(5)، 21، 17.

اپیل کنندہ نے 1946 میں فیروز پور شہر میں واقع دو جائیدادوں کے حوالے سے جواب دہندگان کے حق میں دو استعمال شدہ پٹہ پر عمل در آمد کیا اور اسی تاریخ کو خود جائیدادوں کو پٹے پر لیا۔جواب دہندگان نے بے گھر افراد (قرض کا ایڈ جسٹمنٹ) ایکٹ، LXX، سال 1951 کی دفعہ 13 کے تحت واجب الادا اصل رقم اور کرایہ کے بقایاجات کی وصولی کے لیے درخواست دائر کی۔اپیل کنندہ نے درخواست کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ ،اس کے ساتھ ساتھ واجبات ایکٹ کے تحت قرض نہیں تھی کیونکہ یہ زری واجبات نہیں تھی اور اس وقت بھارت میں واقع جائیدادوں کے سلسلے میں رہن اس کے تحت نہیں آتے تھے۔ٹریبونل نے درخواست کی اجازت دی اور فروخت کے لیے ابتدائی ڈگری پاس کی۔اپیل کنندہ کی عدالت عالیہ میں اپیل اور لیٹرز پیٹنٹ کے تحت و دیگر اپیل دونوں کو خارج کر دیا گیا۔ خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل پر:

قرار پایا گیا کہ کا قرض راہن پر زری واجب الادا پیدا کرے گا اور ایکٹ کے دفعہ 2(6) میں لفظ "قرض" کی تعریف کے تحت آتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

ایکٹ کی کسی بھی توضیعات میں ایسا کچھ نہیں ہے جو "زری واجب الادا" کے الفاظ کے سادہ معنی کو کم کرے جیسا کہ دفعہ 2(6) میں ذیلی شق (c) کے ساتھ پڑھا گیا ہے یا ان وسیع الفاظ کو رہن کے ذریعے محفوظ کردہ واجب الادا کے علاوہ کسی اور واجب الادا تک محدود کرے۔

دفعہ 2(6) کی ذیلی شق (c) کے تحت ایک بے گھر شخص جس پر رہن کا قرض کسی دوسرے شخص کا واجب الادا ہے، چاہے وہ بے گھر شخص ہو یا نہ ہو، عام طور پر ان علاقوں میں مقیم ہو جہاں ایکٹ کی توسیع ہوتی ہے، اس ایکٹ کا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

سابقہ رہن دار یا اس کے بعد کے رہن دار کا سود اگر کوئی ہو تو ایکٹ کے دفعہ 13 کے تحت درخواست پر منظور شدہ ڈگری سے متاثر نہیں ہو گا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 38، سال 1960۔

لیٹرز پیٹنٹ اپیل نمبر 52، سال 1954 میں پنجاب عدالت عالیہ کے 6 اکتوبر 1958 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل، جو 15 جون 1954 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوا ہے، مذکورہ عدالت عالیہ کے حکم نمبر 149، سال 1953 کی پہلی اپیل میں۔

وائی کمار، اپیل کنندہ کے لیے۔

جواب دہندگان کے لیے بکشی مان سنگھ اور سردار سنگھ۔

20.1960 اپریل۔

عدالت کا فیصلہ وانچو، جسٹس نے دیا۔

وانچو، جسٹس : یہ پنجاب عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کی اپیل ہے۔ موجودہ مقاصد کے لیے ضروری مختصر حقائق یہ ہیں۔ اپیل کنندہ نے 1946 میں جواب دہندگان کے حق میں فیروزپور شہر میں واقع دو جائیدادوں کے حوالے سے دو استعمال شدہ رہن پر عمل درآمد کیا تھا۔ اس نے ایک ہی تاریخ کو دونوں پٹہ پر بھی لی تھیں۔ جواب دہندگان کی طرف سے بے گھر افراد (قرض ایڈجسٹمنٹ) ایکٹ، نمبر 13 کی دفعہ 13 کے تحت درخواست دائر کی گئی تھی LXX، سال 1951 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے)، واجب الادا اصل رقم کے ساتھ ساتھ کرایہ کی وصولی کے لیے جس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ بقایا ہے۔ درخواست گزار نے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

درخواست کی مختلف بنیادوں پر مخالفت کی، جن میں سے ایک یہ تھی کہ ایسی کوئی درخواست نہیں تھی کیونکہ قرض ایکٹ کے تحت قرض نہیں تھی۔ٹریبونل نے اپیل کنندہ دلیل کو خارج کر دیااور فروخت کے لیے ابتدائی ڈگری منظور کر لی۔اپیل کنندہ کو فیصلہ کن رقم ادا کرنے کے لیے چھ ماہ کا وقت دیا گیا تھا، جس میں ناکام ہونے پر جواب دہندگان کو حتمی ڈگری تیار کرنے اور جائیدادوں کو فروخت کرنے کی آزادی تھی۔اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ میں اپیل کی لیکن اپیل خارج کر دی گئی۔اس کے بعد لیٹرز پیٹنٹ اپیل کی گئی، جسے بھی خارج کر دیا گیا۔اس کے بعد اپیل کنندہ نے درخواست دی اور اسے اس عدالت کی طرف سے خصوصی اجازت دی گئی،اور اسی طرح یہ معاملہ ہمارے سامنے آیا ہے۔

ہمارے غور کا واحد نقطہ یہ ہے کہ آیا رہن کے تحت پیدا ہونے والی واجب الادا ایکٹ کے دفعہ 2 (6) کے معنی میں قرض ہے۔اس شق کا متعلقہ حصہ مندرجہ ذیل ہے:--

"قرض سے مراد کوئی زری واجبات ہے، چاہے وہ فی الحال یا مستقبل میں قابل ادائیگی ہو، یا سول یا ریونیو عدالت کی ڈگری یا حکم کے تحت یا دوسری صورت میں، یا چاہے اس کا پتہ لگایا جائے یا اس کا پتہ لگایا جائے، جو-

(a) ایک بے گھر شخص کے معاملے میں جواب مغربی پاکستان کا حصہ بننے والے کسی بھی علاقے میں اپنی رہائش گاہ چھوڑ کر چلا گیا ہے یا بے گھر ہو گیا ہے، اسے ہندوستان کے کسی بھی علاقے میں رہنے سے پہلے خرچ کیا گیا تھا۔

(b) کسی بے گھر شخص کی صورت میں جو 15 اگست 1947 سے پہلے اور اس کے بعد کسی ایسے علاقے میں مقیم رہا ہو جو اب بھارت کا حصہ ہے، مذکورہ تاریخ سے پہلے ان علاقوں میں واقع کسی بھی غیر منقولہ جائیداد کی حفاظت پر خرچ کیا گیا تھا جو اب مغربی پاکستان کا حصہ ہیں:

بشرطیکہ جہاں بھارت اور مغربی پاکستان دونوں میں واقع غیر منقولہ جائیدادوں کی ضمانت پر ایسا کوئی واجب الادا عائد کیا گیا تھا، وہاں واجب الادا مذکورہ جائیدادوں کے درمیان اس طرح تقسیم کی جائے گی کہ مذکورہ جائیدادوں میں سے ہر ایک کے سلسلے میں واجب الادا قرضوں کی کل رقم کے برابر تناسب رکھتی ہے جیسا کہ لین دین کی تاریخ پر ہر جائیداد کی قیمت ضمانت کے طور پر پیش کردہ جائیدادوں کی کل قیمت پر ہوتی ہے،اور اس شق کے مقاصد کے لیے واجب الادا وہ واجب الادا ہو گی جو مغربی پاکستان میں جائیداد سے متعلق ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

(c) کسی دوسرے شخص (چاہے وہ بے گھر شخص ہو یا نہ ہو) سے بے گھر ہونے والے شخص کی وجہ سے ہے جو عام طور پر ان علاقوں میں رہتا ہے جہاں اس ایکٹ کی توسیع ہوتی ہے۔

****

اپیل کنندہ کی جانب سے دلیل ہے کہ رہن کے تحت واجب الادا زری واجب الادا نہیں ہے اور اس لیے دفعہ 2(6) رہن کے قرض پر لاگو نہیں ہوگی۔ مزید زور دیا جاتا ہے کہ ایکٹ کی اسکیم سے پتہ چلتا ہے کہ جائیدادوں کے سلسلے میں رہن اس میں واقع ہیں جو اب بھارت ہے اس ایکٹ کے تحت بالکل بھی نہیں آتا ہے۔

دفعہ 2(6) میں قرض کی تعریف اس طرح کی گئی ہے جس کا مطلب ہے کوئی زری واجب الادا اور ذیلی دفعہ کی تین ذیلی شقوں کے ذریعے اس شخص کے حوالے سے محدود کیا گیا ہے جو قرض کا مقروض ہو سکتا ہے یا جس پر قرض واجب الادا ہو سکتا ہے۔ ذیلی شق (a) اور (b) قانون میں بیان کردہ بے گھر شخص کے واجب الادا قرضوں کا حوالہ دیتے ہیں جبکہ ذیلی شق (c) بے گھر شخص کے واجب الادا قرض سے مراد ہے۔ اس لیے ذیلی شق (c) کو ذیلی شق (a) اور (b) سے آزادانہ طور پر لیا جانا چاہیے، کیونکہ اس سے مراد ایک قرض دہندہ ہے جو ایک بے گھر شخص ہے جبکہ دیگر دو ذیلی شقوں سے مراد ایک مقروض ہے جو ایک بے گھر شخص ہے۔ ذیلی شق (c) کے تحت ایک بے گھر شخص جو قرض دہندہ ہے، کسی دوسرے شخص سے اپنے واجب الادا قرض کی وصولی کر سکتا ہے، چاہے وہ بے گھر شخص ہو یا نہ ہو، جو ان علاقوں میں مقیم ہے جہاں ایکٹ کی توسیع ہے۔ اس سلسلے میں اپیل کنندہ کی بنیادی دلیل ہے کہ رہن کا قرض زری واجب الادا نہیں ہے اور اس لیے یہ قرض کی تعریف میں بالکل نہیں آتا ہے۔ ہماری رائے ہے کہ اس دلیل میں کوئی طاقت نہیں ہے: الفاظ "زری واجب الادا" کسی بھی ایسی ذمہ داری کا احاطہ کریں گے جو مالیاتی نوعیت کی ہو۔ اب ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کے دفعہ 58 میں رہن کی تعریف، نمبر 4، سال 1882 سے پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ یہ مخصوص غیر منقولہ جائیداد میں سود کی منتقلی ہے، لیکن منتقلی کا مقصد پیشگی رقم کی ادائیگی کو محفوظ بنانا یا قرض کے ذریعے پیشگی رقم کو محفوظ بنانا یا موجودہ یا مستقبل کے قرض کو محفوظ بنانا یا کسی مشغولیت کی کارکردگی جو زری واجب الادا کو جنم دے سکتی ہے۔ مثال کے طور پر، قرض کے ذریعے پیش کی گئی رقم، جو رہن کے ذریعے محفوظ کی جاتی ہے، ظاہر ہے کہ زری واجب الادا پیدا کرتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ رہن زری واجب الادا پیدا کرنے کے علاوہ اس واجب الادا کو محفوظ بنانے کے لیے مخصوص غیر منقولہ جائیداد میں سود

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بھی منتقل کرتا ہے۔اس ادھار یا قرض کو محفوظ کرنے کے لیے جو رہن بنایا گیا ہے وہ رہن بنانے والے شخص کی زری واجب الادا رہے گا۔لہذا رہن کا قرض راہن پر واجب الادا پیدا کرے گا اور دفعہ 2(6) میں لفظ "قرض" کی تعریف کے تحت آتا ہے۔ہم اس سلسلے میں بے گھر افراد (مقدمات کا اندراج) ایکٹ، نمبر XLVII، سال 1948، جسے ایکٹ کے ذریعے عملی طور پر منسوخ کر دیا گیا ہے۔اس قانون میں، غیر منقولہ جائیداد سے متعلق مقدمات کو خاص طور پر دفعہ 4 کے تحت خارج کیا گیا تھا، لیکن ایکٹ میں ایسی کوئی شق نہیں ہے۔ایک بار پھر بے گھر افراد (قانونی کارروائی) ایکٹ کی دفعہ 6، نمبر XXV، سال 1949، جسے ایکٹ کے ذریعے بھی منسوخ کر دیا گیا ہے، ڈگریوں یا رقم کی ادائیگی کے احکامات کا ذکر کرتا ہے جبکہ ایکٹ کے دفعہ 15 میں جو اسی معاملے سے متعلق ہے ان الفاظ کو خارج کر دیا گیا ہے اور اس کے بجائے "کسی بھی قرض کے سلسلے میں کارروائی" کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔اس کے نتیجے میں اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ یہ قانون ایک جامع قانون ہے جو ہر قسم کی زری واجب الادائیگی سے نمٹتا ہے۔لہذا ہماری رائے ہے کہ دفعہ 2(6) میں واضح طور پر رہن کا قرض شامل ہے اور اس کی ذیلی شق (c) کے تحت ایک بے گھر شخص جس پر ایسا قرض کسی دوسرے شخص کی طرف سے واجب الادا ہے، چاہے وہ بے گھر شخص ہو یا نہ ہو، عام طور پر ان علاقوں میں مقیم ہو جہاں ایکٹ توسیع کرتا ہے، اس ایکٹ کا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

آیئے اب دیکھتے ہیں کہ آیا ایکٹ کی اسکیم میں کوئی ایسی چیز ہے جو کسی بھی طرح سے دفعہ 2(6) کے سادہ الفاظ کے خلاف ہو۔اپیل کنندہ کے لیے فاضل وکیل نے پہلی جگہ اس سلسلے میں دفعہ 2(6) کی ذیلی شق (b) کا حوالہ دیا ہے اور نشاندہی کی ہے کہ ذیلی شق خاص طور پر مغربی پاکستان کا حصہ بننے والے علاقوں میں واقع کسی بھی غیر منقولہ جائیداد پر محفوظ رہن کے قرضوں سے متعلق ہے۔اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ مغربی پاکستان میں غیر منقولہ جائیدادوں کے سلسلے میں رہن کے قرضوں کے حوالے سے ایک مخصوص شق موجود ہے اور یہ کہ اگر یہ ارادہ کیا جاتا کہ غیر منقولہ جائیدادوں کے رہن جو اب بھارت ہے اس سے بھی ایکٹ کے تحت نمٹا جاتا تو ایکٹ میں بھی اسی طرح کی مخصوص توضیع ہوتی۔مزید یہ نشاندہی کی گئی ہے کہ فقرہ 2(6) کی ذیلی شق (b) میں ایسے معاملات میں رہن کے قرض کو تقسیم کرنے کا التزام ہے جہاں جائیداد جس پر قرض محفوظ کیا گیا ہے وہ مغربی پاکستان اور بھارت دونوں میں ہے اور ذیلی شق (b) کے اطلاق کو صرف اس قرض کے اس حصے تک محدود کرتا ہے جو مغربی پاکستان میں جائیداد پر محفوظ کیا گیا تھا اور اس طرح ذیلی شق (b) کے عمل سے خارج ہوتا ہے جو قرض کا وہ حصہ ہے جو بھارت میں جائیداد پر محفوظ کیا گیا ہے۔بلاشبہ ایسا ہی ہے۔تاہم اس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

خصوصی توضیع کی وجہ دفعہ 16 میں شامل بعد کی توضیع میں پائی جاتی ہے جس کے ذریعے پاکستان میں غیر منقولہ جائیداد پر محفوظ رہن قرض کے حوالے سے بے گھر شخص کو دیے جانے والے معاوضے پر چارج بنایا گیا تھا یا متبادل طور پر پاکستان میں جائیداد کے بدلے دی گئی جائیداد پر چارج بنایا گیا تھا جس پر قرض وصول کیا گیا تھا۔ لہذا دفعہ 2(6) کی ذیلی شق (b) میں خصوصی توضیع ان حالات میں ذیلی شق (c) میں استعمال ہونے والے الفاظ کے سادہ معنی کو کم نہیں کرے گی یا وسیع الفاظ "زری واجب الادا" کو رہن کے ذریعے محفوظ کردہ واجب الادا کے علاوہ کسی اور واجب الادا تک محدود نہیں کرے گی۔ اتفاق سے ہم اس بات کا ذکر کر سکتے ہیں کہ ذیلی شق (b) خود ہی ظاہر کرتی ہے کہ زری واجب الادا میں رہن کا قرض بھی شامل ہے، کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مغربی پاکستان میں واقع کسی بھی غیر منقولہ جائیداد کی ضمانت پر عائد ہونے والی کوئی بھی واجب الادا دفعہ 2(6) کے معنی میں قرض ہو گی اور اس لیے یہ زری واجبات ہے۔

اس کے بعد یہ زور دیا جاتا ہے کہ جب قانون ساز یہ بھارت میں اس جائیداد کو چھوڑ دے جسے ذیلی شق (b) کے تحت نمٹا جا رہا تھا جہاں تک بے گھر قرض دہندگان کا تعلق ہے، تو اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ اسے بے گھر قرض دہندگان کو رہن کے قرضوں کے حوالے سے ایکٹ کے تحت آگے بڑھنے کی اجازت دی جائے۔ تاہم، یہ دلیل ذیلی شق (a) کی شق کو نظر انداز کرتی ہے جس کے تحت ایک بے گھر مقروض ایکٹ کا فائدہ اٹھا سکتا ہے، ایک بار جب یہ قرار دیا جاتا ہے کہ الفاظ "زری واجب الادا" میں رہن کا قرض بھی شامل ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ ذیلی شق (b) ایک خاص صورتحال سے نمٹ رہی تھی جس پر ایکٹ کی دفعہ 16 میں کام کیا گیا تھا اور قانون سے فائدہ اٹھانے کے لیے بے گھر مقروض کا عمومی حق ذیلی شق (a) میں پایا جاتا ہے اور یہ ذیلی شق رہن کے قرض کا احاطہ کرے گی کیونکہ یہ ایک زری واجب الادا ہے۔

اس کے بعد دفعہ 16(5) پر انحصار کیا گیا، جو قرض دہندہ کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ قرض کے سلسلے میں غیر محفوظ قرض دہندہ کے طور پر سلوک کرنے کا انتخاب کرے، اس صورت میں ایکٹ کی توضیعات اسی کے مطابق لاگو ہوں گی۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ اس ذیلی دفعہ کے تحت یہ ضروری ہے کہ قرض دہندہ کو اس ایکٹ سے فائدہ اٹھانے سے پہلے انتخاب کرنا چاہیے۔ ہماری رائے ہے کہ اس دلیل کی کوئی طاقت نہیں ہے، کیونکہ دفعہ 16 کی ذیلی دفعہ (5) صرف اس صورت حال سے متعلق ہے جو اس صورت حال سے متعلق ہے جہاں مغربی پاکستان میں غیر منقولہ جائیداد پر رہن، چارج یا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

واجب الادا تھا۔ یہ ایسے معاملات سے بالکل نمٹتا نہیں ہے جہاں مغربی پاکستان سے باہر واقع غیر منقولہ جائیداد پر رہن، چارج یا واجب الادا ہے۔

اس کے بعد ایکٹ کی دفعہ 17 کا حوالہ دیا گیا۔ یہ متحرک جائیدادوں پر محفوظ کردہ قرضوں سے متعلق ہے۔ یہ دفعہ دوبارہ بے گھر قرض دہندگان سے متعلق ہے اور یہ فراہم کرتا ہے کہ متحرک جائیداد پر محفوظ کردہ قرضوں کے حوالے سے بے گھر قرض دہندہ اور اس کے قرض دہندہ کے درمیان مساوات کیسے طے کی جائے گی۔ ہمیں اس حصے میں ایسا کچھ نظر نہیں آتا جو دفعہ 2(6)(c) میں استعمال ہونے والے الفاظ کے طول و عرض کو کم کر سکے۔

اس کے بعد دفعہ 21 کا حوالہ دیا گیا جو قرضوں کو کم کرنے کے لیے فراہم کرتا ہے۔ تاہم یہ ہر قسم کے قرضوں سے متعلق ایک عام توضیع ہے اور اس دفعہ میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ لفظ "قرض" جیسا کہ دفعہ 2(6) میں بیان کیا گیا ہے وہ صرف پیسے کے دعووں سے مراد ہے اور اس میں رہن کا قرض شامل نہیں ہے۔

اس طرح ہمیں ایکٹ کی کسی بھی توضیع یا اس کی اسکیم میں ایسا کچھ نظر نہیں آتا جو "زری واجب الادا" کے الفاظ کے معنی کو کم کرے جیسا کہ اس کی ذیلی شق (c) کے ساتھ دفعہ 2(6) میں استعمال کیا گیا ہے۔

اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ اگر بھارت میں واقع جائیداد پر رہن کے قرضے ایکٹ کے تحت آتے ہیں، تو اس کے سلسلے میں قرض دہندگان کے حقوق کے نفاذ کے لیے کوئی مشینری (جیسے دفعہ 16) نہیں ہے۔ یہ بات درست نہیں ہے۔ دفعہ 10 بے گھر قرض دہندہ کے خلاف بے گھر قرض دہندہ کے دعوے کے لیے فراہم کرتا ہے اور دفعہ 13 کسی دوسرے شخص کے خلاف بے گھر قرض دہندہ کے دعوے کے لیے فراہم کرتا ہے جو بے گھر قرض دہندہ نہیں ہے۔ اس کے بعد دفعہ 11 یہ فراہم کرتا ہے کہ دفعہ 10 کے تحت کسی درخواست سے کس طرح نمٹا جائے گا اور اس کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت بے گھر مقروض کے خلاف بعض حالات میں ڈگری منظور کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح دفعہ 14(2) کے تحت ایک ٹریبونل دفعہ 13 کے تحت درخواست کے سلسلے میں ایسی ڈگری پاس کر سکتا ہے جو وہ مناسب سمجھے۔ یہ ڈگریاں ایکٹ کی دفعہ 28 کے تحت قابل عمل ہیں۔ لہذا یہاں تک کہ جب قرض رہن کا قرض ہے تو اس قرض کے نفاذ کے لیے ایکٹ میں التزام ہے، حالانکہ یقیناً یہ التزام

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

دفعہ 16 میں موجود التزام سے مختلف ہے، جو مغربی پاکستان میں رہن کے تحت جائیدادوں کی خصوصی صورتحال سے نمٹ رہا تھا۔

ہم ایکٹ کے دفعہ 3 کا بھی حوالہ دے سکتے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد واحکامات کی توضیعات اس وقت نافذ کسی دوسرے قانون میں موجود کسی بھی متضاد چیز کے باوجود موثر ہوں گی۔اس غالب توضیع کا اثر دوسرے قوانین میں اس طرح کے مقدمات پر لاگو ہونے والی توضیعات کے باوجود موجودہ جیسے مقدمے کو برقرار رکھنا ہے۔

اپیل کنندہ کی جانب سے آخری دلیل ہے کہ اگر دفعہ 2(6)(c) کسی بے گھر قرض دہندہ کو دفعہ 13 کے تحت درخواست دینے کا اختیار دیتی ہے یہاں تک کہ رہن قرض کے حوالے سے بھی، تو پہلے رہن دار یا اس کے بعد رہن دار کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ ان افراد سے ایکٹ کے تحت نمٹا نہیں جا سکتا۔ دفعہ 13 کسی بے گھر شخص کو، جو بے گھر شخص نہیں ہے، کسی دوسرے شخص سے قرض کا دعوی کرنے کا اختیار دیتی ہے کہ وہ کسی بھی مقامی علاقے میں ایکٹ کے نافذ ہونے کے ایک سال کے اندر اس معاملے میں دائرہ اختیار رکھنے والے ٹریبونل میں درخواست دے۔ یہ توضیع واضح طور پر صرف مختصر مدت کے لیے راحت دینے کے لیے نافذ کی گئی ہے۔ایکٹ کا دفعہ 25 مجموعہ ضابطہ دیوانی میں موجود توضیعات کے ذریعے ایکٹ کے تحت تمام کارروائیوں کے ضابطے کے لیے فراہم کرتا ہے سوائے اس کے کہ ایکٹ میں یا اس کے تحت بنائے گئے کسی بھی قواعد میں واضح طور پر فراہم کیا گیا ہو۔ لیکن یہ فرض کرتے ہوئے کہ اس توضیع کے باوجود، آرڈر XXXIV، مجموعہ ضابطہ دیوانی کا قاعدہ 1 ایکٹ کے تحت کارروائی پر لاگو نہیں ہو گا اور رہن ضمانت میں دلچسپی رکھنے والے تمام افراد کو آرڈر XXXIV، قاعدہ 1 کے مطابق فریق کے طور پر شامل نہیں کیا جا سکتا، پہلے یا کم تر رہن دار کا مفاد کسی بھی صورت میں ایکٹ کے تحت منظور شدہ ڈگری سے متاثر نہیں ہو سکتا۔ آرڈر XXXIV کی وضاحت، قاعدہ 1، سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے سے رہن دار کو کم تر رہن دار کے ذریعہ فروخت کے مقدمے میں فریق بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لہذا جہاں تک پہلے رہن دار کا تعلق ہے، اس کے حقوق ایکٹ کے دفعہ 13 کے تحت منظور شدہ ڈگری سے متاثر نہیں ہوں گے، جس طرح اس کے حقوق آرڈر XXXIV کے تحت منظور شدہ ڈگری سے متاثر نہیں ہوتے ہیں۔ جہاں تک دفعہ 13 کے تحت درخواست دینے والے بے گھر قرض دہندہ کے بعد کے رہن داروں کا تعلق ہے، ان کے مفادات بھی اس ڈگری سے خطرے میں نہیں پڑیں گے جو دفعہ 13 کے تحت منظور کی جا سکتی ہے۔ یہاں تک کہ آرڈر XXXIV کے تحت، جس میں کم تر یا اس کے بعد کے رہن دار کو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

فروخت کے مقدمے میں فریق کے طور پر شامل ہونے کی ضرورت ہوتی ہے، ایک ایسے مقدمے میں حاصل کی گئی ڈگری جس میں بعد میں رہن دار کو فریق کے طور پر شامل نہیں کیا گیا تھا اس کے حقوق کو متاثر نہیں کرتا ہے اور اس طرح کے مقدمے کی کارروائی اس پر پابند نہیں ہے تاکہ دوسرے رہن کے تحت اس کے حقوق کو متاثر کیا جا سکے۔ اس طرح وہ اپنے رہن دار پر مقدمہ کر کے جائیداد کی پیروی کر سکتا ہے، حالانکہ یہ اس مقدمے میں پہلے کے رہن دار کی ڈگری کے تحت فروخت کیا گیا ہو گا جس میں وہ فریق نہیں تھا۔ لہذا، دفعہ 13 کے تحت درخواست پر منظور شدہ ڈگری سے سابقہ رہن دار یا اس کے بعد کے رہن دار کا مفاد، اگر کوئی ہو، متاثر نہیں ہو گا اور اس لیے دفعہ 2(6)(c) میں استعمال ہونے والے الفاظ کے سادہ معنی کو اس بنیاد پر کم کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ایکٹ کے تحت کارروائی سابقہ یا کمتر رہن دار کے حقوق کو متعصبانہ طور پر متاثر کرے گی۔

لہذا اس اپیل میں کوئی طاقت نہیں ہے اور اس کے ذریعہ اسے اخراجات کے ساتھ خارج کیا جاتا ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document